وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ
قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ
لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕؔ اِنْ وقف النبی
كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ
نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ
اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١١٧﴾

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ
اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ
عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا
تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ
وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١١٨﴾

اور جب اللہ عیسیٰ ابنِ مریم سے کہے گا کہ کیا تُو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود بنالو؟ وہ کہے گا پاک ہے تُو۔ مجھ سے ہو نہیں سکتا کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہ ہو۔ اگر میں نے وہ بات کہی ہوتی تو ضرور تُو اسے جان لیتا۔ تُو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے۔ یقیناً تُو تمام غیبوں کا خوب جاننے والا ہے۔ [5:117]

میں نے تو انہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہا جو تُو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا۔ پس جب تُو نے مجھے وفات دے دی، فقط ایک تُو ہی ان پر نگران رہا اور تُو ہر چیز پر گواہ ہے۔ [5:118]

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 117-118)

سورۃ المائدہ کی ان آیات سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ سوال کرے گا کہ اے عیسیٰ کیا تو نے اپنے پیروکاروں کو کہا تھا کہ خدا کی بجائے مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو جیسا کہ آجکل عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہ السلام کو خدا مانتے ہیں۔ اس کا جواب یوں بھی ہو سکتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہتے کہ نہیں میں نے تو ایسا کوئی حکم نہیں دیا لیکن آپ نے صرف اتنا سا کہنے کی بجائے ایک لمبا جواب دیا ہے جس کے چار حصے بنتے ہیں۔ سب سے پہلے آپ یہ کہتے ہیں کہ ""سبحنك "یعنی اے اللہ تو پاک ہے" ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق "میرے لئے یہ جائز ہی نہیں کہ میں اپنی قوم کو ایسی بات کہوں جو درست نہ ہو۔ پھر دوسرا جواب یہ دیتے ہیں کہ "ان کنت قلته" اگر میں نے اپنی قوم سے ایسا کہا تھا کہ مجھے اور میری والدہ کو معبود بنالو۔ "فقد علمته" تو پھر تو یہ بات جانتا ہے کیونکہ "تعلم ما فی نفسی" تو میرے دل کی باتوں کو جانتا ہے۔" و لا اعلم ما فی نفسك" اور میں تیرے دل کی باتوں کی نہیں جانتا۔ وہ اس لئے کہ "انك انت علام الغیوب" صرف تو ہی غیب کی باتیں جانتا ہے۔ میں نہیں جانتا۔ کیونکہ عالم الغیب صرف تو ہے۔ یہاں پر اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ کہتے کہ "انك علام الغیوب" تو پھر مفہوم یہ بنتا کہ تو غیب کی باتیں جانتا ہے۔ لیکن "انك "کی ضمیر جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تھی اس کو دوبارہ جدا کر کے لایا گیا تاکہ یہ مفہوم بنایا جاسکے کہ صرف تو ہی غیب کی باتوں کو جانتا ہے۔ میں نہیں جانتا۔ پھر تیسرا جواب یہ ہو گا کہ "ما قلت لهم الا ما امرتنی به" میں نے تو ان کو وہی بات کہی تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا۔ "ان اعبدوا اللہ ربی و ربکم" کہ اللہ کی عبادت کرو۔ وہی میرا رب ہے اور وہی تمہارا

رب ہے۔اور پھر چوتھا جواب یہ دیں گے کہ "و کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم "اے اللہ جب تک میں اپنی قوم میں رہا میں ان پر نگران رہا کہ انہوں نے اس توحید کی تعلیم پر عمل کیا یا شرک اختیار کیا۔لیکن جب تک میں ان کا نگران رہا ان کی اصلاح کرتا رہا اور وہ توحید کی تعلیم پر قائم رہے۔"فلما توفیتنی "جب تو نے مجھے وفات دے دی۔" کنت انت الرقیب علیھم "تو میری وفات کے بعد تو ہی ان کا نگران تھا۔میں اپنی وفات کے بعد کے حالات کو نہیں جانتا کہ انہوں نے توحید کی اس تعلیم پر عمل کیا یا شرک کو اختیار کیا۔یہاں بھی فقرے کی بناوٹ وہی ہے جیسی کہ پہلے یعنی صرف تو ہی میری وفات کے بعد ان پر نگران تھا۔اور اگر میرے بعد انہوں نے ایسا کیا تو پھر تو اس بات کو جانتا ہے کیونکہ میں تو ان پر اس وقت تک نگران تھا جب تک میں ان میں موجود تھا اور جب میں ان سے علیحدہ ہو گیا تو مجھے ان کے حالات کی کوئی خبر نہیں کہ انہوں نے کیا کیا۔اور میری ان سے علیحدگی کے بعد تو ہی ان پر نگران تھا۔اور اگر یہ خیال کیا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور دوبارہ واپس آئیں گے اور یہاں "توفیتنی "سے مراد وفات نہیں بلکہ اٹھا لینا تھا تو پھر ان کے واپس زمین پر آنے اور یہاں پر باقی زندگی گزارنے کے دوران ان کو یہ پتہ لگ جانا چاہیے کہ عیسائی مشرکانہ عقائد اختیار کر چکے ہیں اور ان کو اور ان کی والدہ کو معبود بنائے بیٹھے ہیں۔تو پھر جب ان کو یہ معلوم ہو جائے گا تو قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے ان مشرکانہ عقائد سے کیسے لاعلمی کا اظہار کر سکیں گے۔اور پھر اگر وہ امت محمدیہ میں بطور مسیح کے آئیں گے تو ان کا ایک اہم کام کسر صلیب بھی ہے اور جب وہ آکر کسر صلیب کریں گے تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ قیامت والے دن اس بات کا بالکل ذکر ہی نہ کریں اور صاف کہہ دیں کہ مجھے پتہ ہی نہیں۔کیونکہ اگر وہ آکر کسر صلیب کریں گے تو وہ یقیناً یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں تو ابھی ان صلیبی عقائد کو پاش پاش کر کے آیا ہوں۔لیکن انہوں نے ایسا کچھ بھی بیان نہیں کیا۔یہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے صرف دو زمانوں کا ذکر کیا ہے۔ایک وہ زمانہ جس میں وہ اپنی قوم میں موجود تھے اور ان کو توحید کی طرف بلاتے تھے اور ان کے پیروکار توحید کی تعلیم پر عمل کرتے رہے اور خدا کو واحد لاشریک مانتے رہے لیکن دوسرا وہ زمانہ جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے جدا ہو چکے تھے اور ان کی قوم مشرکانہ عقائد کو اختیار کر بیٹھی تھی۔اور اس زمانے سے متعلق ان کو کچھ بھی علم نہ تھا کیونکہ وہ وفات پا کر اپنی قوم سے جدا ہو چکے تھے۔اگر وہ پورے پورے زندہ جسمانی طور پر آسمان پر اٹھائے گئے ہوتے اور دوبارہ واپس آئے ہوتے تو وہ اپنی قوم سے ہونے والی ایک مرتبہ کی اس لمبی علیحدگی کے حالات کو جان لیتے اور ان مشرکانہ عقائد سے بھی آگاہ ہو جاتے۔لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ ان کے جواب سے یہ پتہ چل رہا ہے کہ جب ایک مرتبہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ ہوئے تو وہ

دوبارہ ان سے نہیں ملے اور نہ ہی اپنی قوم کے حالات کا ان کو کوئی علم ہو سکا۔ لہذا یہ ماننا پڑتا ہے کہ عیسائیوں میں شرک کے پھیلنے سے قبل حضرت عیسی علیہ السلام قیامت تک کے لئے ان سے جدا ہو چکے تھے یعنی وفات پا چکے تھے اور آج جب کہ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ عیسائیوں میں مشرکانہ عقائد پھیل چکے ہیں اور وہ طرح طرح کی برائیوں کا شکار ہو چکے ہیں تو پھر یہ ماننا ہو گا کہ یہ سب ہونے سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں پر

مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

----------------------- -----------------------

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں — دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیں

شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں — خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں

Ans Ahmad
Email: "ansahmad@muslim.com"